Dr Hamadani

رسالۃ الحقوق

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

(ترجمہ وپیشکش: ڈاکٹر سید نیاز محمد ہمدانی)

حضرت امام زین العابدینؑ کا رسالۃ الحقوق

(ترجمہ و پیشکش: ڈاکٹر سید نیاز محمد ہمدانی)

عام طور پر کہا جاتا ہے کہ حق دیا نہیں جاتا بلکہ چھینا جاتا ہے۔ اسلام کا نقطہ نظر اس سے یکسر مختلف ہے۔ اسلام اپنے پیروکاروں کو یہ حکم دیتا ہے کہ وہ دوسروں کے حقوق کا علم حاصل کریں اور ان کے حقوق ادا کریں۔ اسلام کا یہ نقطہ نظر قرآن مجید اور احادیث میں بہت وضاحت کے ساتھ بیان ہوا ہے اور سرکردہ اسلامی شخصیات نے بھی اپنی تعلیمات میں اس کو اجاگر کیا ہے۔ ان عظیم اسلامی شخصیات میں سے ایک حضرت امام علی زین العابدین علیہ السلام ہیں۔ آپ حضرت امام حسین علیہ السلام کے فرزند اور حضرت علی علیہ السلام کے پوتے ہیں۔ معرکہ کربلا میں آپ موجود تھے لیکن بیماری کی شدت کی وجہ سے جنگ میں حصہ نہ لے سکے اس طرح آپ واحد مرد ہیں جو واقعہ کربلا میں شہید نہیں ہوئے۔

یہاں پر یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ عام طور پر ایسا ہوتا ہے کہ اگر معاشرہ کسی شخص پر ظلم کرتا ہے تو جواباً وہ بھی معاشرے سے انتقام لینے پر اتر آتا ہے اور اگر انتقام لینے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو کم از کم انتقام یہ لیتا ہے کہ معاشرے کا خیر خواہ نہیں رہتا۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے کربلا کا دلخراش واقعہ دیکھا، اس کے بعد اہلبیت کی خواتین کے ساتھ کوفہ و شام میں اسارت کے دردناک مراحل طے کئے لیکن اس کے باوجود معاشرے کے خلاف کوئی انتقامی جذبہ آپ کے اندر پیدا نہیں ہوا بلکہ رحمت للعالمین کا فرزند ہونے کی حیثیت سے آپ امت کے لئے سراپا رحمت رہے۔ آپ کے ایک ارادتمند نے آپ سے رہنمائی کی درخواست کی تو آپ نے اس کے جواب میں انسان پر عائد ہونے والے حقوق کی تفصیلات پر مشتمل ایک خط اسے بھیجا جو کتب حدیث میں ''رسالۃ الحقوق'' کے نام سے معروف ہے۔ اس دستاویز میں آپ نے پچاس حقوق بیان فرمائے اور ہر حق کا ذکر کرنے کے بعد لاحول ولاقوۃ الا باللہ فرما کر اس حقیقت کی طرف متوجہ فرمایا کہ نیکی کی راہ پر چلنے کے لئے ہر قدم پر انسان اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت کا محتاج ہے۔ یہ دستاویز ایک آئینہ ہے جس میں ہم یہ دیکھ سکتے ہیں کہ مسلمان کی حیثیت سے ہمیں کہاں ہونا چاہئے اور ہم کہاں کھڑے ہیں۔

یہاں پر اس بات کا ذکر بھی ضروری ہے کہ رسالۃ الحقوق کے مطالب کو اردو میں منتقل کرتے وقت ہم نے ترجمہ کی بجائے ترجمانی کا اسلوب اختیار کیا ہے اس لئے اس طرح مفہوم کی ادائیگی زیادہ واضح اور اثر انگیز ہوتی ہے۔

اس کا متن اس طرح شروع ہوتا ہے:

اللہ تم پر رحم کرے تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے تم پر حقوق ہیں جو تمہارے سارے وجود پر حاوی ہیں۔ تمہاری ہر حرکت و سکون، سوار ہونے اور اترنے اور اپنے اعضاء میں سے ہر ایک کو استعمال کرنے میں تم پر حقوق ہیں۔ ان میں سے کچھ بڑے اور کچھ چھوٹے ہیں اور ان سب کا خیال رکھنا تم پر واجب ہے۔ ان میں سے سب سے بڑا حق خود اس کا حق ہے جو تمام حقوق کی بنیاد ہے اور دیگر تمام حقوق اس کی فروع ہیں۔ اس کے بعد تمہارے سر سے پاؤں تک تمام اعضاء و جوارح کے حقوق ہیں۔ تمہاری آنکھ، کان، زبان، ہاتھ، پاؤں، شکم اور شرمگاہ کا تم پر حق ہے۔ یہ سات اعضاء مختلف کاموں کو انجام دینے کے اوزار ہیں اور ان میں سے ہر ایک کا تم پر حق ہے۔

اعضاء کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے تمام افعال کے بھی تم پر حقوق مقرر کئے ہیں۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ اور قربانی اور دیگر تمام افعال کا بھی تم پر حق ہے۔ اس کے بعد دوسرے انسانوں کا حق ہے جن میں بڑوں اور سرپرستوں کا حق سب پر مقدم ہے۔ اس کے بعد ان لوگوں کے حقوق ہیں جو تمہارے تابع ہیں۔ اسکے بعد اپنوں کے حقوق ہیں۔ یہ سب بنیادی حقوق ہیں جن سے اور حقوق وجود میں آتے ہیں۔ ان حقوق کی تفصیل اس طرح ہے:

(۱) اللہ تعالیٰ کا تم پر یہ حق ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ اگر تم اخلاص کے ساتھ ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ نے بھی عہد کر رکھا ہے کہ تمہارے دنیا اور آخرت کے تمام امور کی کفالت اور حفاظت کرے گا۔

(۲) تمہارے اپنے وجود کا تم پر یہ حق ہے کہ تم اسے اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے وقف کر دو۔ اپنی زبان، کان، آنکھ، ہاتھ، پاؤں، شکم اور شرمگاہ کے حقوق ادا کرو اور اس کام میں اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرو۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

Dr Hamadani

(۳) تمہاری زبان کا تم پر یہ حق ہے کہ اسے بری باتوں سے محفوظ رکھو اور اسے اچھی باتوں کی عادت ڈالو۔ اسے صرف ضرورت اور دین یا دنیا کے کسی کام کی انجام دہی کے لئے استعمال کرو۔ زبان انسان کی عقلمندی کی علامت ہوتی ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

(۴) کان کا حق یہ ہے کہ تم اسے پاک رکھو۔ یہ تمہارے دل تک جانے کا راستہ ہے اسے صرف ایسے منہ کے سامنے کھولو جس میں نیکی اور خیر موجود ہو اور جو دوسروں کو نیکی اور خیر دے سکتا ہے۔ یاد رکھو کہ کان ہی کے راستے اچھی اور بری باتیں دل کو جاتی ہیں۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

(۵) آنکھ کا حق یہ ہے کہ اسے حرام کی طرف نہ اٹھاؤ اور اسے صرف وہاں استعمال کرو جہاں کوئی عبرت، بصیرت یا علم حاصل ہو۔ یہ بات یاد رکھو کہ آنکھ عبرت کا دروازہ ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

(۶) پاؤں کا حق یہ ہے کہ اس کے ذریعہ حرام کی راہ پر، جس پر چلنے والوں کو ذلت ورسوائی کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا، نہ چلو۔ پاؤں ایک ایسی سواری ہے جس سے تمہیں اپنے دین کی راہ پر چلنا چاہئے اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سبقت حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

(۷) تمہارے ہاتھ کا تم پر یہ حق ہے کہ تم اسے حرام کی طرف نہ بڑھاؤ ورنہ اللہ کی طرف سے گرفتار عذاب ہو جاؤ گے اور دنیا میں اہل عقل کی مذمت بھی تمہارے حصے میں آئے گی۔ اس کے علاوہ یہ کہ اسے واجب کاموں سے نہ روکو، بلکہ بہت سے غیر واجب یعنی مستحبات کی انجام دہی سے اور بہت سے غیر حرام افعال یعنی مکروہات سے پرہیز کر کے تم اسے اللہ کی نظر میں محترم بنا سکتے ہو۔ یہی عقلمندی کا راستہ ہے اور اسی سے دنیا اور آخرت کی بھلائی حاصل ہوتی ہے۔

لاحول ولاقوۃ الا باللہ

(۸) تمہارے پیٹ کا تم پر یہ حق ہے کہ تم اسے حرام سے پر نہ کرو خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ۔ حلال میں سے بھی میانہ روی اختیار کرو اور طاقت سے نکال کر کمزوری کی طرف نہ لے جاؤ، بھوک اور پیاس کی حالت میں اس پر مسلط رہو، کیونکہ زیادہ کھانا سستی اور کم کھانا کمزوری کا باعث ہوتا ہے۔ یہ دونوں چیزیں ہر قسم کی خیر و برکت سے محرومی کا سبب بنتی ہیں۔ پانی پینے میں زیادہ روی کرنا بھی بہت سی خرابیاں پیدا کر دیتا ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

(۹) تمہاری شرمگاہ کا تم پر یہ حق ہے کہ تم اسے حرام سے محفوظ رکھو اور ایسا کرنے میں نظروں کو حرام سے پھیر لینا بہت مفید ہوتا ہے۔ اسی طرح موت کو بکثرت یاد کرنا، اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے عذاب کو پیش نظر رکھنا بھی اس سلسلہ میں مددگار رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے حفاظت اور تائید کی راہ ہموار کرتا ہے۔

لاحول ولاقوۃ الا باللہ

افعال کے حقوق

(۱۰) نماز کا تم پر یہ حق ہے کہ تمہیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ نماز تمہارے رب سے تمہاری ملاقات کا ذریعہ ہے اور یہ کہ نماز میں تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑے ہوتے ہو۔ جب تم یہ بات جان لو تو پھر تمہیں اس کی بارگاہ میں ایک حقیر، راغب، خائف، پر امید، مسکین، عاجز اور اللہ کی عظمت کا اقرار کرنے والے بندے کی طرح کھڑا ہونا چاہئے جو اس کی بارگاہ میں احسن طریقہ سے مناجات اور راز و نیاز کے لئے کھڑا ہوتا ہے اور اس سے ان گناہوں کی معافی مانگتا ہے جو اس کے وجود پر چھائے ہوئے ہیں۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

(۱۱) روزہ کا تم پر یہ حق ہے کہ تمہیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ یہ ایک پردہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہاری زبان، کان، آنکھ، شکم اور شرمگاہ کے آگے ڈال رکھا ہے تاکہ ان کو جہنم کی آگ سے محفوظ رکھے۔ یہ بات حدیث میں اس طرح بیان ہوئی ہے کہ روزہ ایک ڈھال ہے۔ اگر تم اپنے اعضاء کو اس پردے کے پیچھے چھپا کر رکھو تو اللہ کے محبوب قرار پاؤ گے اور اگر تمہارے اعضاء اس پردے کے پیچھے سکون سے نہ رہ سکیں اور اس کے کناروں سے تانک جھانک کرتے رہیں تو اعضاء اپنی حدود سے خارج ہو جائیں گے۔ پھر آنکھ شہوت انگیز مناظر کی طرف دیکھنے لگے گی اور جن طاقتوں کا کام بدن کی حفاظت ہے وہ حفاظت کا فریضہ ادا نہیں کریں گی اور ممکن ہے کہ یہ حفاظتی پردہ پارہ پارہ ہو جائے اور بدن اس سے نکل کر عذاب خدا کا نشانہ بن جائے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

(۱۲) صدقہ کا حق تم پر یہ ہے کہ تمہیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں تمہارے کے لئے ایک پس انداز اور بچت ہے۔ یہ ایک ایسی امانت ہے

Dr Hamadani

جس کے لئے گواہ کی ضرورت نہیں ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

(۱۳) قربانی کا یہ حق ہے کہ تم اسے خلوص دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے حصول کی نیت سے انجام دو اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی قبولیت تمہارے پیش نظر ہو نہ کہ دکھاوا یا کوئی اور غرض۔ تمہیں یہ بات معلوم ہونی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب سادگی اور سہولت کے ساتھ حاصل کیا جا سکتا ہے نہ کہ تکلف اور زحمت کے ساتھ۔ اللہ بھی اپنے بندوں کے لیئے سادگی اور سہولت چاہتا ہے نہ کہ سختی اور زحمت۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

بڑوں کے حقوق

(۱۴) حاکم کا حق یہ ہے کہ تمہیں یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ نے تمہیں اس کی آزمائش کا سبب قرار دیا ہے۔ اسے تم پر جو تسلط اور برتری حاصل ہے وہ اس کی آزمائش ہے۔ تمہارا فرض ہے کہ خیر خواہی سے اسے نصیحت کرو، اس کے ساتھ الجھو نہیں کیونکہ اس طرح تم خود کو بھی ہلاکت میں ڈال دو گے اور اسے بھی۔ نرمی اور لطافت کے ساتھ اسے اس حد تک راضی کرنے کی کوشش کرو کہ تم اور تمہارا دین اس کے شر سے محفوظ رہیں۔ اللہ سے دعا کرتے رہو کہ اس کے شر کو دور کرنے میں تمہاری مدد فرمائے۔ اس کے ساتھ مخالفت اور محاذ آرائی نہ کرو کیونکہ اس سے تہاری قدر و قیمت کم ہو جائے گی اور تمہارے خلاف اس کے نارواسلوک کی راہ ہموار ہو جائے گی۔ گویا اپنے خلاف کاروائی کرنے میں تم اس کے ساتھ تعاون کر رہے ہو۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

(۱۵) استاد کا حق یہ ہے کہ تم اس کی تعظیم کرو، اس کی مجلس کو محترم جانو، اس کی بات کو غور سے سنو، اس کی طرف متوجہ رہو اور جس تربیت کی تمہیں ضرورت ہے اس کے لئے اس کے ساتھ تعاون کرو۔ اپنی سوچ اور ذہن کو اسکی باتوں کے دریافت کرنے کے لئے فارغ رکھو اور نفسانی وشہوانی لذتوں سے چشم پوشی کے ذریعے اپنے قلب کو پاک کرو۔ تمہیں یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ جو کچھ تم اس سے سیکھتے ہو اس میں تم اس کے ایلچی ہو۔ جب بھی کسی جاہل سے تمہارا آمنا سامنا ہو استاد کا پیغام اس تک پہنچاؤ۔ جب یہ ذمہ داری تم پر عائد ہو تو اس کی انجام دہی میں کوتاہی اور خیانت نہ کرو۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

(۱۶) مالک کا غلام پر حق ایسا ہی ہے جیسا حاکم کا رعایا پر ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ حاکم مالک نہیں ہے جبکہ یہ مالک بھی ہے۔ لہٰذا ہر چھوٹے بڑے کام میں مالک کی اطاعت غلام پر فرض ہے سوائے اس کے کہ مالک اللہ تعالیٰ اور بندگان خدا کے حقوق ادا نہ کرنے کا حکم دے۔ ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ اور بندوں کے حقوق ادا کرو اور پھر اسکی اطاعت کرو۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

چھوٹوں کا حق

(۱۷) جو تمہارے تابع اور محکوم ہیں ان کا تم پر حق یہ ہے کہ تمہیں یہ معلوم ہو کہ ان کی کمزوری اور تمہاری طاقت کی وجہ سے تمہیں ان پر برتری اور حکومت حاصل ہوئی ہے۔ پس تم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو جس نے تمہیں یہ قوت اور طاقت عطا فرمائی ہے اور ان کے ساتھ رحمدلی اور شفقت سے پیش آؤ۔ یاد رکھو جو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے مزید نعمت عطا فرماتا ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

(۱۸) تمہارے شاگرد کا تم پر یہ حق ہے کہ تم یہ جانو کہ اللہ تعالیٰ نے علم و حکمت کا جو خزانہ تمہیں عطا کیا ہے اس میں ان کا بھی حصہ رکھا ہے۔ پس تم ان کے ساتھ ایک ایسے مہربان خزانچی کی طرح پیش آؤ جسے خزانے کے مالک نے اپنی دولت رعایا میں تقسیم کرنے پر رکھا ہوا ہو اور وہ اس فرض کو اخلاص اور صبر کے ساتھ انجام دے رہا ہو۔ جب کبھی اسے کوئی ضرورتمند نظر آتا ہے وہ مالک کے خزانے میں سے اسے دے دیتا ہے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو امین شمار کئے جاؤ گے ورنہ تمہارا شمار خائنوں اور ظالموں میں ہوگا اور اللہ تعالیٰ کو یہ حق حاصل ہے کہ ایسی صورت میں علم کی دولت تم سے واپس لے لے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

(۱۹) تمہارے شریک حیات کا تم ہر یہ حق ہے کہ تم یہ جانو کہ اللہ تعالیٰ نے اسے تمہارے آرام وسکون اور انس وحفاظت کا وسیلہ اور سبب قرار دیا ہے لہٰذا دونوں کو ایک دوسرے کی قدر کرنی چاہیئے اور اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ تمہارا شریک حیات اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے جو تمہارے پاس ہے۔ اس نعمت کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آنا چاہیئے۔ اور اگر چہ اللہ نے شوہر کو بیوی پر زیادہ حق عطا کیا ہے اور بیوی پر شوہر کی اطاعت کو لازم کیا ہے جس کے بدلے میں اس کا حق یہ ہے کہ تم اس کے ساتھ محبت اور مہربانی سے پیش آؤ، اس کے ہمدم اور اس کے لئے باعث تسکین بنو اور زندگی کی لذتوں میں اس کا خیال رکھو۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

(۲۰) غلام کا تم پر یہ حق ہے کہ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ بھی تمہاری طرح اللہ کا مخلوق ہے اور اس کا اور تمہارا گوشت پوست ایک ہی ہے۔ (اس لئے کہ

Dr Hamdani

سب اولادآدم ہیں) تم اسے مالک تو ہو لیکن اس کے خالق نہیں ہو۔نہ ہی اسکی طاقت اور توانائی تمہاری پیدا کی ہوئی ہے۔اس کا سب کچھ اللہ کا ہے اور اللہ نے اسے تمہارے ختیار میں دے رکھا ہے۔لہٰذا وہ تمہارے ہاتھ میں اللہ کی امانت ہے جس کی حفاظت تم پر واجب ہے۔اس کے ساتھ اس طرح پیش آ ؤ جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہو، جو خود کھاؤ اسے بھی وہی کھلاؤ اور جیسا خود پہنو اسے بھی ویسا پہناؤ۔اس کی طاقت سے زیادہ اس سے کام نہ لو۔اگر وہ تمہیں پسند نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے اسے فارغ کر دو یا اسے تبدیل کرلو اور مخلوق خدا میں سے کسی کو تکلیف نہ دو۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

رشتہ داروں کے حقوق

(۲۱) ماں کا حق یہ ہے کہ تم یہ جانو کہ اس نے تمہیں ایسی جگہ (اپنے رحم میں) اٹھایا جہاں اور کوئی تمہیں نہیں اٹھا سکتا۔اس نے تمہیں اپنے دل کے پھل سے اس طرح غذا دی جو اور کوئی نہیں دے سکتا۔اس نے اپنے ہاتھ، پاؤں، آنکھ، کان، جلد، بالوں اور تمام اعضاء سے انتہائی خوشی اور مسرت کے ساتھ تمہاری حفاظت کی۔اس نے ایام حمل میں ہر قسم کی تکلیف اور نا گواری کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے تمہیں اس کے شکم سے باہر نکالا۔اس کے بعد ماں نے خود بھوکی رہ کر تمہیں کھلایا، خود پیاسی رہی اور تمہیں سیراب کیا، لباس، گرمی، سردی، نینداور دیگر تمام چیزوں میں اس نے تمہیں اپنے اوپر ترجیح دی۔اس نے اپنی آغوش میں تمہیں پناہ دی وار اپنی چھاتی سے تمہیں خوشگوار دودھ پلایا۔تم پر فرض ہے کہ اکی قدردانی کرتے ہوئے اس کا شکریہ ادا کرو اور یہ جان لو کہ تم اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر اس کا حق ادا نہیں کر سکتے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

(۲۲) باپ کا حق یہ ہے کہ تمہیں یہ معلوم ہو کہ تمہارا اور اس کا رشتہ ایسا ہے جیسا شاخ اور جڑ کا ہوتا ہے۔اگر وہ نہ ہوتا تو تم بھی نہ ہوتے۔لہٰذا جو بھی خوشگوار چیز تم اپنے اندر پاؤ سب اسی کی وجہ سے ہیں۔پس تم اس نعمت کی قدردانی کرو اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

(۲۳) تمہاری اولاد کا تم پر یہ حق ہے کہ تمہیں معلوم ہو کہ وہ تم سے ہے اور دنیا اور آخرت میں اپنی تمام خوبیوں اور برائیوں سمیت تم سے منسوب ہے۔یہ تمہاری ذمہ داری ہے کہ تم انہیں اچھے آداب سکھاؤ، انہیں ان کے رب کی طرف رہنمائی کرو اور ان کی مدد کرو تا کہ وہ تمہارے بارے میں اور اپنے بارے میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کریں۔اس پر تم سزا و جزا کے بھی حقدار ہو گے۔لہٰذا اس سلسلہ میں ایسا طرز عمل اختیار کرو کہ تمہاری اچھی تربیت کی وجہ سے دنیا میں ان کا کردار تمہاری عزت اور زینت کا باعث ہو اور آخرت میں تم اس فرض کی ادائیگی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معذور و ماجور قرار پاؤ۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

(۲۴) تمہارے بھائی کا تم پر یہ حق ہے کہ تمہیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ وہ تمہارا بازو اور تمہاری پناہ گاہ ہے اور تمہاری طاقت ہے جس کے ذریعے تم غلبہ پاتے ہو۔لہٰذا اسے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور اس کے حق پر ظلم کرنے کے لئے استعمال نہ کرو۔اس کے نفس اور اس کے دشمن کیخلاف اس کی مدد کرنے میں اور اس کے اور شیاطین کے درمیان حائل ہونے میں، اسے نصیحت کرنے میں اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے اس کی طرف توجہ کرنے میں کوتاہی نہ کرو۔یہ سب اس صورت میں ہے جب وہ اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہو ورنہ اللہ تعالیٰ کو اس پر ترجیح دو اور اس سے زیادہ عزیز جانو۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

(۲۵) تمہارا آقا جس نے تمہیں آزاد کیا ہے اس کا تم پر یہ حق ہے کہ تم اس حقیقت کو جانو کہ اس نے اپنا مال خرچ کر کے تمہیں غلامی کی ذلت سے نکالا اور آزادی کی عزت سے ہمکنار کیا۔اس نے تمہاری سختیوں کا خاتمہ کر دیا اور تمہارے حق میں انصاف کی بات کی اور ساری دنیا کو تمہارے لئے حلال کر دیا۔اس کے اس اقدام کی وجہ سے تم اپنے امور کے مالک و مختار بن گئے، تمہیں اپنے رب کی عبادت کے لئے فراغت حاصل ہوئی ہے۔چونکہ یہ اس کے مال کی بدولت ہوا ہے لہٰذا وہ تمہارے حقیقی رشتہ داروں کے بعد سب سے زیادہ تم پر حق رکھتا ہے اور سب لوگوں سے بڑھ کر تمہاری مدد اور تعاون کا حقدار ہے لہٰذا اگر کبھی اسے تمہاری ضرورت پیش آئے تو اسے اپنے اوپر مقدم رکھو۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

(۲۶) تمہارے آزاد کردہ غلام کا تم پر یہ حق ہے کہ تم یہ جانو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس کا حامی، سرپرست، مددگار اور پناہگاہ بنایا اور اسے تمہارے اور اپنے درمیان واسطہ قرار دیا ہے۔ہوسکتا ہے کہ اس کے سبب تم جہنم کی آگ سے بچ جاؤ۔اس اخروی اجر کے علاوہ دنیا میں بھی تم اس کے اموال کے وارث ہو اگر اس کا کوئی

رشتہ دار موجود نہ ہو۔ اگر تم اس کے حقوق کی حفاظت نہ کرو تو ہو سکتا ہے کہ اس کی میراث تمہارے لئے حلال نہ ہو۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

(۲۷) جس نے تم پر کوئی احسان کیا ہے اس کا حق یہ ہے کہ تم اس کا شکریہ ادا کرو، اس کے احسان کو یاد رکھو اور اس کے بارے میں لوگوں میں اچھی باتوں کا چرچا کرو اللہ تعالیٰ کے حضور اس کے لئے خلوص دل سے دعا کیا کرو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو گویا تم نے پوشیدہ اور اعلانیہ اس کا شکریہ ادا کر دیا۔ اس کے علاوہ اگر عملی طور پر ا
س کے احسان کا بدلہ دینا
ممکن ہو تو ضرور ایسا کرو ورنہ اس کا بدلہ دینے کے لئے ہمیشہ کسی مناسب موقع کی تلاش میں رہو۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

(۲۸) موذن کا تم پر یہ حق ہے کہ تمہیں معلوم ہو کہ وہ تمہیں تمہارے رب کی یاد دلاتا ہے اور عبادت میں جو تمہارا حصہ ہے تمہیں اس کی طرف بلاتا ہے اور فریضہ الٰہی کی ادائیگی میں تمہارا بہترین مددگار ہے۔ پس تم اس کا اس طرح شکرہ ادا کرو جیسے ایک محسن کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ تمہیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ وہ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ اور اس پر ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے رہو۔

لاحول ولاقوۃ الا باللہ

(۲۹) نماز جماعت میں تمہارے امام کا تم پر یہ حق ہے کہ تمہیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ وہ تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان سفارت کا فریضہ ادا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہاری طرف سے بات کرتا ہے جب کہ تم اس کی طرف سے بات نہیں کرتے۔ وہ تمہارے لئے دعا کرتا ہے تم اس کے لئے دعا نہیں کرتے اور وہ تمہاری جگہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑا ہو کر تمہاری طرف سے سوال کرتا ہے۔ پس اگر اس کام میں اس سے کوئی کوتاہی ہو جائے تو وہ گناہگار ہوگا اور تم اس گناہ میں شریک نہ ہو گے حالانکہ اس پر تم اس کو کوئی فائدہ بھی نہیں دے رہے۔ وہ اپنی ذات سے تمہاری ذات کو اور اپنی نماز سے تمہاری نماز کو بچاتا ہے۔ پس اس پر تمہیں اس کا شکریہ ادا کرنا چاہئے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

(۳۰) تمہارے ہمنشین کا تم پر یہ حق ہے کہ تم اس کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ، اپنے پہلو کو اس کے لئے خوشگوار رکھو، بات چیت میں اس کے ساتھ انصاف کرو اور اسے بھی بولنے کا موقع دو۔ اچانک اس سے نظریں نہ پھیر لو اور جب کچھ کہو تو اس کا مقصد یہ ہونا چاہئے کہ تم اسے کچھ سمجھاؤ۔ اگر تم اس کے پاس جا کر بیٹھے ہو تو تمہیں اس کے پاس سے اٹھ جانے کا اختیار ہے اور اگر وہ تمہارے پاس آ کر بیٹھا ہے تو تمہارے لئے جائز نہیں ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر اٹھ جاؤ۔

لاحول ولاقوۃ الا باللہ

(۳۱) تمہارے ہمسائے کا تم پر یہ حق ہے کہ تم اس کی عدم موجودگی میں اس کے مال اور اس کی عزت و آبرو کی حفاظت اور اس کی موجودگی میں اس کا احترام کرو۔ اس کی خامیوں اور برائیوں کی جستجو نہ کرو۔ اگر غیر ارادی طور پر اس کی کوئی خامی یا برائی تمہارے علم میں آ جائے تو اسے اس کا راز سمجھ کر اس کی حفاظت کرو اور اپنے سینے کو اس کی حفاظت کا مضبوط قلعہ بنا لو کہ نیزے کی نوک سے بھی اسے نہ نکالا جا سکے۔ اگر وہ کسی سے کوئی راز کی بات کہہ رہا ہو تو اسے ہرگز نہ سنو، مشکلات میں اسے تنہا نہ چھوڑو، اگر اسے کوئی نعمت حاصل ہو جائے تو اس سے حسد نہ کرو، اس کی غلطیوں اور لغزشوں کو معاف کر دیا کرو، اگر نادانستہ تم سے کوئی برائی کر بیٹھے تو حلم کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑو، بدزبانی کرنے والوں کی زبان کو اس کے خلاف بدزبانی سے روکو، فریب کاروں کے فریب سے اسے آگاہ کرو اور اس کے ساتھ حسن سلوک سے رہو۔

لاحول ولاقوۃ الا باللہ

(۳۲) تمہارے ساتھی کا تم پر یہ حق ہے کہ جہاں تک ہو سکے اس کے ساتھ احسان سے پیش آؤ ورنہ کم از کم انصاف ضرور کرو۔ جس طرح وہ تمہارا احترام کرے تم بھی اس کا احترام کرو اور جس طرح وہ تمہاری حفاظت کرے تم بھی اس کی حفاظت کرو اور کوشش کرو کہ وہ حسن سلوک میں تم سے آگے نہ بڑھ جائے۔ اگر وہ تم سے بڑھ جائے تو اسکی نیکی کا ضرور اسے صلہ دو اور جس محبت کا وہ حقدار ہے اس میں کمی نہ کرو۔ اس کی خیر خواہی، حفاظت اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اس کی مدد کرنے کو اپنا فرض سمجھو۔ اس کے لئے رحمت بنو
عذاب نہ بنو۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

Dr Hamdani

(۳۳) تمہارے شریک کا تم پر یہ حق ہے کہ اس کی عدم موجودگی میں اس کا کام کرتے رہو اور اسکی موجودگی میں اس کے ساتھ انصاف کرو، کسی معاملہ میں اس کے مشورہ کے بغیر کوئی فیصلہ نہ کرو، اس کے مال کی حفاظت کرو اور اس کے ساتھ خیانت سے پرہیز کرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ شریکوں کے سر پر رہتا ہے جب تک وہ خیانت نہ کریں۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

(۳۴) مال کا حق یہ ہے کہ تم اسے صرف از راہ حلال حاصل کرو اور صرف حلال میں خرچ کرو، جہاں خرچ کرنا ضروری ہو وہاں خرچ کرنے سے دریغ نہ کرو اور جہاں خرچ کرنا جائز نہ ہو وہاں ہرگز خرچ نہ کرو۔ چونکہ یہ مال اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے لہٰذا اسے صرف اس کی راہ میں اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے خرچ کرو۔ مال کے معاملہ میں ایسے افراد کو اپنے اوپر ترجیح نہ دو جو تمہارے شکر گزار نہ ہوں کیونکہ تمہارے بعد بھی وہ تمہارے ترکہ کو راہ خیر میں استعمال نہیں کریں گے اور اس سے اللہ کی اطاعت نہیں کرینگے۔ لہٰذا ایسے افراد کے لئے مال جمع کرنا ان ناجائز کاموں میں ان کا ساتھ دینے کے مترادف ہے۔ اس کے برعکس اگر وہ اس مال کو اللہ کی اطاعت میں استعمال کریں تو اس کا فائدہ انہیں کو حاصل ہوگا اور تمہارے حصے میں گناہ اور حسرت وندامت آئیں گے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

(۳۵) اگر تم کسی کے مقروض ہو تو اس کا تم پر یہ حق ہے کہ اگر تم مجبور نہیں ہو تو اس کا حق ادا کرنے میں دیر نہ کرو اور اس کا حق ادا کرنے میں ٹال مٹول نہ کرو اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مالدار شخص کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔ اگر تم تنگ دست اور مجبور ہو تو اس سے پسندیدہ طریقہ سے پیش آؤ، اس سے اچھے انداز میں بات کرو اور خوش اخلاقی سے اس سے مہلت طلب کرو۔ یہ ہرگز درست نہیں ہے کہ ایک تو اس کا حق نہ دو اور اوپر سے اس کے ساتھ بد اخلاقی کرو کیوں کہ یہ انتہائی پست رویہ ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

(۳۶) تمہارے ساتھی کا تم پر یہ حق ہے کہ تم اسے دھوکا نہ دو، اس کے ساتھ منافقت اور جھوٹ سے پیش نہ آؤ، اس کی غفلت سے فائدہ نہ اٹھاؤ اور بے رحم دشمن کی طرح اس کو تباہ نہ کرو۔ اگر وہ تم پر اعتماد کرتا ہو تو حتیٰ الامکان اس کے اعتماد پر پورا اترنے کی کوشش کرو۔ یاد رکھو کہ اعتماد کرنے والے کو دھوکا دینا سود خواری کی طرح گناہ عظیم ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

(۳۷) مدعی کا حق یہ ہے کہ اگر اسکا دعویٰ صحیح ہو تو اس کی دلیل کو رد نہ کرو اور اس کے دعویٰ کو غلط ثبت کرنے کی کوشش نہ کرو بلکہ خود ہی اس کے گواہ اور فیصلہ کرنے والے بنو اور یہ تم پر اللہ کا بھی حق ہے۔ اگر اس کا دعویٰ غلط ہو تو بھی اس کے ساتھ دوستانہ انداز اختیار کرو، اسے اللہ کا خوف دلاؤ اور اس کے اپنے دین کے مطابق اسے قسم دو، اللہ تعالیٰ کی یاد دلا کر اس کی سخت گیری اور تیزی کو توڑ و اور غیر ضروری بحث اور جھگڑے کو ایک طرف رکھ دو کیوں کہ اس سے نہ صرف اس کا غصہ مزید بھڑ کے گا بلکہ اس کی دشمنی میں بھی اضافہ ہوگا اور اس کا گناہ بھی تمہاری گردن پر ہوگا، اس کی دشمنی کی تلوار بھی تم پر مزید تیز ہو جائے گی۔ اسلئے کہ بری بات کا نتیجہ برائی اور اچھی بات کا نتیجہ بھلائی ہوتا ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

(۳۸) مدعا علیہ کا تم پر یہ حق ہے کہ تم اس کے ساتھ نرمی سے گفتگو کرو اگرچہ تمہارا دعویٰ صحیح ہی کیوں نہ ہو اس لئے کہ دعویٰ ہمیشہ مدعا علیہ پر بھاری ہوتا ہے۔ لہٰذا اپنی بات نرمی اور لطافت کے ساتھ بیان کرو، اپنی دلیل اچھے انداز میں پیش کرو اور فضول بحث سے پرہیز کرو اس لئے کہ فضول بحث سے تمہاری صحیح بات بھی بے اعتبار ہو جاتی ہے اور اس کی تلافی بھی ناممکن ہوتی ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

(۳۹) جو تم سے مشورہ مانگے اس کا حق یہ ہے کہ اگر کوئی صحیح بات تمہاری نظر میں آئے تو اس کی خیر خواہی کو پیش نظر رکھو۔ اسے اسی چیز کا مشورہ دو جو تم خود کرتے اگر تم اس کی جگہ ہوتے۔ یہ سب محبت اور مہربانی سے ساتھ کرو اس لئے کہ نرمی وحشت کو دور کر دیتی ہے جب کہ سختی وحشت کا باعث ہوتی ہے۔ اگر کوئی صحیح رائے تمہارے سامنے نہ آئے تو کسی قابل اعتماد شخص کی طرف اس کے رہنمائی کرو۔ حتیٰ الامکان اس کی خیر خواہی کو مد نظر رکھو اور اسے اچھا مشورہ دینے میں کوئی کسر نہ چھوڑو۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

(۴۰) جو تمہیں مشورہ دے اس کا حق یہ ہے کہ اگر وہ تمہیں ایسی رائے دے جو تمہاری نظر میں درست نہ ہو تو اسے الزام نہ دو اس لئے کہ آراء مختلف ہو سکتی ہیں اور تم اس کی رائے پر عمل کرنے یا نہ کرنے میں آزاد ہو۔ اور اگر تم نے اسے مشورہ کے قابل سمجھ کر اس سے مشورہ مانگا ہے تو تمہیں اسے الزام دینے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے بلکہ مشورہ دینے پر اس کا شکریہ ادا کرو۔ اگر وہ تمہیں صحیح مشورہ دے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو اور اپنی مومن بھائی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس کے مشورے کو قبول کرو اور موقع کی تلاش میں رہو کہ اگر اسے کبھی تم سے مشورہ لینے کی ضرورت پیش آئے تو اس کی اس نیکی کا بدلہ دے سکو۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

Dr Hamdani

(۴۱) نصیحت طلب کرنے والے کا حق یہ ہے کہ تم اسے اس طرح نصیحت کرو جس کے بارے میں تمہیں علم ہو کہ وہ قبول کر لے گا، اس کی عقل اور سمجھ بوجھ کو مدنظر رکھتے ہوئے اس سے بات کرو اس لئے کہ ہر عقل کی اپنی حد ہوتی ہے جس کے مطابق وہ کسی بات کو رد یا قبول کرتا ہے۔ لہٰذا تمہیں چاہیئے کہ تم رحمت کا راستہ اختیار رو۔

لاحول ولاقوۃ الا باللہ

(۴۲) نصیحت کرنے والے کا تم پر یہ حق ہے کہ تم اس کے سامنے تواضع اختیار کرو، اپنے دل کو اس کی نصیحت کے قبول کرنے کے لئے حاضر رکھو اور اس کی گفتگو سننے کے لئے اپنے کان کھلے رکھو۔ اس کے بعد غور سے دیکھو، اگر اس کی نصیحت تمہارے حق میں بہتر ہے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو اور اس کی نصیحت کو قبول کرلو۔ اگر اس کی نصیحت تمہیں مناسب معلوم نہ ہو تو اسے الزام نہ دو اور جان لو کہ اس نے تمہارے خیر خواہی میں کوتاہی نہیں کی بلکہ اس سے نادانستہ خطا ہوگئی ہے مگر یہ کہ تم جانتے ہو کہ وہ الزام کا مستحق ہے تو ایسی صورت میں اس کی طرف توجہ ہی نہ کرو۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

(۴۳) بزرگوں کا تم پر یہ حق ہے کہ تم ان کے بڑھاپے کا احترام کرو اور اگر وہ اسلام میں تم پر مقدم ہونے کی فضیلت رکھتے ہوں تو ان کی تعظیم کرو، انہیں اپنے اوپر مقدم رکھو، بحث اور اختلاف رائے کی صورت میں ان سے مقابلہ نہ کرو، راہ چلتے ہوئے ان کے آگے نہ چلو، انہی جاہل نہ سمجھو اور اگر وہ تمہارے ساتھ جاہلانہ سلوک کریں تو صبر وتحمل سے کام لو اور ان کے اسلام اور بزرگی کا احترام مدنظر رکھو اس لئے کہ عمر کا حق بھی اسلام کے حق جتنا ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

(۴۴) چھوٹے کا حق یہ ہے کہ اس کے ساتھ رحمت سے پیش آؤ، اس کی تعلیم و تربیت کی کوشش کرو، اس کی خطا کو نظر انداز کرو اور اس کی پردہ پوشی کرو، اس کے ساتھ دوستانہ رویہ رکھو، اس کی مدد کرو، اس کی بچگانہ غلطیوں کو معاف کرو کیونکہ یہ اصلاح کی طرف واپس آنے کا راستہ ہے۔ اس کے ساتھ بنا کر رکھو اور اس کے ساتھ الجھو نہیں، یہ پدرانہ رویہ اس کی ہدایت کے لئے زیادہ مناسب ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

(۴۵) سائل کا حق یہ ہے کہ اگر تمہیں معلوم ہو کہ وہ سچ کہہ رہا ہے اور تم اس کی حاجت پوری کرنے کی استطاعت بھی رکھتے ہو تو ضرور اسے عطا کرو اور اس کی مشکل کے برطرف ہونے کی دعا کرو اور اس کے مطالبہ کے معاملہ میں اس کی مدد کرو۔ اور اگر اس کے گذشتہ کردار کی وجہ سے اس کی سچائی تمہاری نظر میں مشکوک ہو اور تم اس کی مدد کے لئے آمادہ نہ ہو تو بھی یہ بات ذہن میں رکھو کہ کہیں یہ شیطان چال نہ ہو جس کے ذریعے وہ تمہیں نیکی میں سے تمہارے نصیب سے اور قرب خدا سے تمہیں محروم کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔ پھر اگر تم اسے لوٹا دینا چاہتے ہو تو اسے احسن انداز میں لوٹاؤ۔ اگر تم اپنے نفس کی مخالفت کر کے اسے کچھ عطا کر دو تو یہ نیکی کی راہ میں تمہارے قوی عزم کی دلیل ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

(۴۶) جس سے تم کوئی چیز مانگو اس کا حق یہ ہے کہ اگر وہ تمہیں دے تو اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس کا عطیہ قبول کرلو اور اس کی قدردانی کرو اور اگر وہ نہ دے تو یہی سمجھو کہ اس کی کوئی مجبوری ہوگی جس کی وجہ سے وہ نہ دے سکا۔ اس کے بارے میں اپنی سوچ اچھی رکھو اور یہ بات ذہن میں رکھو کہ اگر اس نے تمہیں نہیں دیا تو اپنے مال سے نہیں دیا، اور کسی کو اس بات پر سرزنش کرنا صحیح نہیں ہے کہ اس نے اپنے مال میں سے کیوں نہیں دیا۔ اگر وہ تمہارا سوال پورا نہ کرنے حق بجانب نہ ہو تو اس حقیقت کو مدنظر رکھو کہ ''انسان ظالم اور ناشکرا ہے''۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

(۴۷) جس کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ نے تمہیں کوئی خوشی عطا کی ہوا، تو اگر اس نے ارادۃً ایسا کیا ہو تو اس کا حق یہ ہے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و شکر کرو اور پھر اس کا شکریہ ادا کرو اور موقع کی تلاش میں رہو کہ تم بھی اس کے جواب میں ایسی ہی خوشی اسے دے سکو۔ اگر اس نے ارادۃً ایسا نہ کیا ہو تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو اور اس کا بھی شکر ادا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ خوشی اس کے ذریعے تمہیں عطا کی ہے اور اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ نے اسے تمہارے لئے اپنے نعمت کا ذریعہ قرار دیا ہے اس سے محبت کرو اس لئے کہ نعمت کے اسباب بھی نعمت اور برکت ہوتے ہیں اگر چہ وہ خود ارادہ نہ بھی رکھتے ہوں۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

(۴۸) جس کے ہاتھوں تمہیں کوئی نقصان پہنچا ہو اس کا حق یہ ہے کہ اسے معاف کردو کیونکہ ایسا کرنے سے مستقبل میں اس کی برائی کا سدباب ہو جائے گا اور معاف کرنا بذات خود بھی ایک نیکی ہے جس کے اور بھی بہت سے فوائد ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''جو کوئی مظلوم واقع ہونے کے بعد انتقام لے تو اس پر کوئی الزام نہیں ہے۔ ملامت کے مستحق تو وہ لوگ ہی جو ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق زیادتیاں کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے۔ البتہ جو شخص صبر سے کام لے اور معاف کردے تو یہ بڑی اولوالعزمی کا کام ہے''۔ (شوریٰ:۴۱ تا ۴۳) اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: ''اگر تم سزا دو تو جس قدر تمہارے ساتھ زیادتی کی گئی ہے اسکے مطابق سزا دو اور اگر تم صبر کرو تو یہ صبر کرنے والوں کے حق میں زیادہ بہتر ہے''۔ (نحل:۱۲۶) یہ اس صورت میں ہے جب اس نے عمداً تمہارے ساتھ

Dr Hamdani

زیادتی کی ہو۔لیکن اگر اس نے نادانستہ تمہارے ساتھ برائی کی ہو تو تم عمداً انتقام لے کر اس پر ظلم نہ کرو اور جہاں تک ہو سکے اس کے ساتھ دوستی اور مدارات کے ساتھ پیش آؤ۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

(۴۹) تمہارے اہل دین کا تم پر یہ حق ہے کہ عام طور پر سب کی خیر خواہی اور سلامتی کی خواہش تمہارے دل میں ہو اور سب کے ساتھ رحمت کے ساتھ پیش آؤ۔ان میں سے جو بدعمل ہوں ان کے ساتھ دوستی اور الفت کے ساتھ پیش آؤ اور ان کی اصلاح کی کوشش کرو اور جو نیک ہو ان کا شکریہ ادا کرو خواہ انکی خوبی اور نیکی خود انکے لئے ہو یا انہوں نے تمہارے ساتھ کوئی نیکی کی ہو اس لئے کہ جو اپنی ذات کی حد تک نیک ہے اس کا بھی تمہیں یہ فائدہ ہوتا ہے کہ تم اس کے شر اور اذیت سے محفوظ ہوتے ہو۔پس تم سب کے لئے دعا کیا کرو اور سب کی مدد کیا کرو، ہر ایک کے مقام اور مرتبہ کا لحاظ کرو، بڑوں کو باپ کا مقام دو، چھوٹوں سے اپنے بچوں کی طرح پیار کرو اور جو تم جیسے ہوں انہیں بھائی کا مقام دو۔ان میں سے جو تمہارے پاس آئے اس کے ساتھ محبت اور مہربانی سے پیش آؤ اور اپنے دینی بھائی کے ساتھ اس طرح صلہ رحمی کرو جس طرح ایک بھائی پر دوسرے بھائی کا حق ہوتا ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

(۵۰) اہل ذمہ (اسلامی مملکت میں رہنے والے غیر مسلم) کا تم پر یہ حق ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ ے ان سے قبول کرلیا ہے تم بھی اسے ان سے قبول کرا انہیں امان دینے کا جو عہد اللہ تعالیٰ نے کیا ہے اسے پورا کرو اور عہد شکنی نہ کرو۔اسلامی حکومت کے ساتھ معاہدے کی رو سے جو ذمہ داریاں ان پر عائد ہوتی ہیں انہیں پورا کرنے کا ان سے مطالبہ کرو اور ان کے ساتھ اللہ کے حکم کے مطابق سلوک کرو۔اللہ، رسول اور آلِ رسول کے عہد کا احترام کرتے ہوئے ان پر ظلم کرنے سے پرہیز کرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:''جو کسی اہل معاہدہ پر ظلم کرے گا قیامت کے دن میں اس کے خلاف شکایت کروں گا۔''

لاحول ولاقوۃ الا باللہ

یہ پچاس حقوق ایسے ہیں جن میں تم گھرے ہوئے ہو اور تم کسی حال میں ان سے آزاد نہیں ہو سکتے ہو۔ان حقوق کو ادا کرنا اور ان کا لحاظ رکھنا ہر حال میں تم پر فرض ہے۔ان کی ادائیگی کیلئے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتے رہو۔والحمد للہ رب العالمین

Dr Hamadani